Regd No. L. 5254

رڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایبٹ آباد گورنمنٹ کالج کا سنگ بنیاد

ایبٹ آباد یکم جنوری ۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے آج ایبٹ آباد میں گورنمنٹ کالج کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ یہ عمارت اس سال کے وسط تک مکمل ہو جائے گی اور اس پر آٹھ لاکھ روپیہ لاگت آئے گی۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا کہ خوشی کی بات ہے کہ نئے سال کا آغاز ایک نئے تعلیمی ادارے کے بنانے سے ہو رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس سال کے وسط تک کوہاٹ میں بھی کالج قائم ہو جائے گا۔

مجلس دستور ساز کا اجلاس دستوری سفارشات پر مزید غور کرنے کی خاطر تین ہفتے کے لئے ملتوی ہو گیا

دو ممبروں کے سوا تمام ممبران نے اجلاس ملتوی کر دینے کی حمایت کی

کراچی یکم جنوری ۔ بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی سفارشات پر بحث کرنے کے لئے دستور ساز اسمبلی کا آج پھر اجلاس منعقد ہوا۔ لیکن ممبران اسمبلی اور عوام کو اس رپورٹ پر غور و خوض کرنے کے لئے مزید وقت دینے کی غرض سے یہ اجلاس تین ہفتوں کے لئے ملتوی ہو گیا۔ آج کے ایجنڈے میں بنیادی اصولوں کی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کرنا شامل تھا۔ لیکن صدر نے کہا کہ ممبروں کی طرف سے مجھے اس مضمون کی درخواستیں پہنچی ہیں۔ کہ اس مسئلہ پر غور و خوض کو کچھ وقت کے لئے ملتوی کر دیا جائے۔

اسمبلی میں حزب اختلاف کے لیڈر مسٹر چٹو پادھیائے اور سردار شوکت حیات کے علاوہ باقی تمام ممبران نے تین ہفتے کے لئے اجلاس ملتوی کر دینے کی حمایت کی سردار شوکت حیات نے قائد حزب اختلاف کی تائید نہیں کی۔ بلکہ یہ کہا کہ یہ مسئلہ اس امر کا متقاضی ہے۔ کہ اس امر پر غور کرنے کے لئے تین ہفتے سے زائد وقت دیا جائے۔

ممبروں کی اکثریت نے یہ بات مان لی کہ کہ اتنا دستوری سفارشات پر ممبران اور عوام کو مزید غور کرنے کے لئے تین ہفتہ کا وقفہ کافی ہو گا چنانچہ صدر نے اکثریت کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اجلاس کو ۲۱ جنوری تک ملتوی کر دیا۔

اگر مصر کے عوام شہنشاہیت کی بجائے جمہوریت چاہتے ہیں تو اس سوال پر رائے شماری کرائی جائے گی

قاہرہ ۔ یکم جنوری ۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے کہا ہے کہ اگر ملک کے عوام بادشاہت کی بجائے عوامی جمہوریت چاہتے ہیں۔ تو میں اس سوال پر عام رائے شماری کرانے کے لئے تیار ہوں۔ قاہرہ کے ایک روزنامے کے نامہ نگار کو بیان دیتے ہوئے انہوں نے یہ اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ بدعنوانیوں کا قلع قمع کرنے اور صحیح اصولوں پر حکومت قائم ہو جانے کے بعد ان تمام غیر معمولی کارروائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔ جو مجھے کرنی پڑی ہیں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میں مصر کو نہ صرف سیاسی بلکہ اقتصادی لحاظ سے بھی آزاد دیکھنا چاہتا ہوں۔ آپ نے مغربی جرمنی کے اسرائیل کو تاوان دینے کے معاہدہ کا ذکر کرتے ہوئے مغربی جرمنی کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس کے بارے میں اس نے تبدیلی نہ کی۔ تو مصر اس سے اپنے تجارتی تعلقات منقطع کر لے گا۔ اور مصر میں جرمنی کے جو فنی ماہر اور مشیر ہیں۔ ان کو برطرف کر دیا جائے گا۔ آپ نے کہا کہ دنیا کو جان لینا چاہیئے کہ چالیس لاکھ عرب دس لاکھ یہودیوں سے زیادہ حیثیت رکھتے ہیں۔

ناجائز درآمد برآمد کے بارہ واقعات

کراچی یکم جنوری ۔ کل ختم ہونے والے پندرھواڑے میں ناجائز درآمد برآمد کے سندھ میں سات اور کراچی میں پانچ اور کیس پکڑے گئے۔ اب تک ناجائز درآمد و برآمد کی روک تھام کرنے والے عملہ نے کراچی سندھ اور بہاولپور میں دس لاکھ روپیہ کی مالیت کا سامان پکڑا ہے۔

برطانیہ اور ارجنٹائن میں تجارتی معاہدہ

لنڈن یکم جنوری ۔ برطانیہ اور ارجنٹائن کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے تحت برطانیہ دو لاکھ پچاس ہزار ٹن گوشت ارجنٹائن سے درآمد کرے گا۔ اس کے بدلے وہ اسے تیل اور کوئلہ بھیجے گا۔

امریکہ کی آبادی میں اضافہ

واشنگٹن یکم جنوری ۔ پچھلے سال امریکہ کی آبادی میں بیس لاکھ چونسٹھ ہزار افراد کا اضافہ ہوا۔ پچھلے کسی سال میں بھی اتنی آبادی نہیں بڑھی۔

مفتی کفایت اللہ وفات پا گئے

دہلی یکم جنوری ۔ کل رات دہلی میں مفتی کفایت اللہ کا انتقال ہو گیا۔ آپ کو جگر کے سرطان کی بیماری تھی۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۷ سال تھی۔ مفتی کفایت اللہ صاحب جمعیۃ العلمائے ہند کے سابق صدر تھے۔ اور آپ کا شمار برعظیم ہند و پاکستان کی مشہور مذہبی شخصیتوں میں ہوتا تھا۔

حکومت مصر روئی کی نئی منڈیاں تلاش کریگی

قاہرہ یکم جنوری ۔ حکومت مصر نے روئی کی نئی منڈیاں تلاش کرنے کے لئے مشرق بعید امریکہ اور یورپ میں اقتصادی مشن بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

لیڈی کرپس کا دورہ سرحد

پشاور یکم جنوری ۔ لیڈی کرپس نے جو صوبہ سرحد کا سات روزہ دورہ کر رہی ہیں۔ آج موٹر کے ذریعہ درہ خیبر کا معائنہ کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

شانِ حق تیرے شمائل میں نظر آتی ہے
تیرے پانے سے ہی اس ذات کو پایا ہم نے

چھو کے دامن تیرا ہر دام سے ملتی ہے نجات
لاجرم در پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

کشمیر نیشنل کانفرنس سے ناپسندیدہ اشخاص کا اخراج

سرینگر یکم جنوری ۔ سرینگر کی خبر ہے کہ شیخ عبد اللہ نے نیشنل کانفرنس سے لوگوں کو نکالنے کی مہم جاری کر رکھی ہے۔ اب تک ۱۴ کارکنوں اور عہدہ داروں کو حکومت کے خلاف سرگرمیاں جاری رکھنے کے الزام میں پارٹی سے نکالا جا چکا ہے۔

کشمیر کے متعلق ہندوستانی رویہ پر برما کے اخبار کی تنقید

رنگون یکم جنوری ۔ رنگون کے ایک با اثر اخبار نیشن نے لکھا ہے کہ ہندوستان ایک طرف تو یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ مہاراجہ کشمیر کی ہندوستان میں شمولیت کی درخواست کی وجہ سے کشمیر قطعی طور پر ہندوستان سے ملحق ہو چکا ہے۔ دوسری طرف وہ یہ کہتا ہے۔ کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعہ طے کیا جائیگا بظاہر وہ دنیا کو یہ بتا دینے کا تہیہ کر چکا ہے۔ کہ کشمیر کا ہندوستان سے الحاق ایک طے شدہ حقیقت ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے دعوےٰ میں سچا ہے تو اسے یہ ڈھونگ رچانے کی کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ پر امن سمجھوتہ کے لئے ہر وقت تیار ہے۔

نیو یارک کے ڈرائیوروں کی ہڑتال

نیو یارک یکم جنوری ۔ کل رات نیو یارک کے ۳ ہزار بسوں کے ڈرائیوروں نے ہڑتال کر دی۔ ان لوگوں کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ ان سے ہفتہ میں ۴۴ گھنٹہ کی بجائے ۴۰ گھنٹہ کام لیا جائے۔

—— جزیرہ مالدیپ میں جو بحر ہند میں واقع ہے۔ آج سے جمہوری حکومت قائم ہو گئی ہے۔ یہ جزیرہ دولت مشترکہ میں رہے گا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر ۔ ایم ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

فلسطین میں یہود کا اقتدار ہمارے مقدس ترین مقامات کے لئے ایک بہت بڑا خطرہ ہے

کشمیر کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کیونکہ اس کے بغیر پاکستان بالکل غیر محفوظ ہے

موجودہ مشکلات اور فتنے کے ازالہ کیلئے سات روزے رکھیں اور خصوصیت سے دعائیں کریں

جلسہ سالانہ ۱۹۵۲ء پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بصیرت افروز تقریر

حضور ایدہ اللہ کی تقریر فرمودہ ۲۷ دسمبر کے آخری حصے کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے :-

خورشید احمد

ذمہ وار پریس نے اپنے فرض کو ادا کیا

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ مجھے بڑی خوشی ہے۔ کہ اس فتنے کے دوران میں ہمارے ملک کے ذمہ وار پریس نے جو ملک کی رائے عامہ کی جان ہوتا ہے۔ بڑی دلیری سے اپنے فرض کو ادا کیا ہے۔ سب سے پہلے "ڈان" نے بڑی جرأت سے اس فتنہ کے خلاف آواز بلند کی۔ پھر بنگال کے پریس نے اسکی تائید کی۔ پنجاب میں "سول" اور بعض دیگر اخبارات نے بھی اپنا فرض ادا کیا۔ اردو کے پریس کے ایک حصہ کا رویہ شروع میں ڈانوا ڈول تھا۔ مگر بعد میں اس نے بھی دیانتداری کا ثبوت دیا۔ گو افسوس ہے کہ مسلم لیگی پریس کے ایک حصہ نے اس موقعہ پر بہت برا نمونہ دکھایا۔ بہر حال جس قوم کے متعلق یہ مشہور ہو۔ کہ وہ بہت جلد پراپیگنڈا سے متاثر ہو جاتی ہے۔ اس قوم کے پریس کا پراپیگنڈا کے مواد کو چھوڑ دینا ایک بہت امید افزا بات ہے۔

ہندوستان کے مسلم پریس کا احتجاج

دوسری خوشی مجھے یہ ہوئی۔ کہ اس موقعہ پر ہندوستان کے مسلم پریس نے بھی اس فتنہ کے خلاف آواز بلند کی۔ حتیٰ کہ وہ اخبارات جو پہلے ہمارے دشمن تھے۔ انہوں نے بھی بڑے زور سے ہماری تائید کی۔ ان میں سے ایک نے تو لکھا۔ کہ اس فتنہ کو دیکھ کر ہمارے سر ندامت سے جھک جاتے ہیں۔ اور ہم ہندوستان کے غیر مسلموں کے سامنے آنکھ اٹھانے کے قابل نہیں رہے۔ یہ ایک بہت نیک تبدیلی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے پھر ترقی کے مواقع پیدا کرے۔ انہیں ہر قسم کے ظلم سے بچائے۔ ان کے بڑھنے اور پھلنے پھولنے کا سامان پیدا کرے۔ اور ہندوستان میں اسلام کو پھر وہی بلکہ اس سے بھی زیادہ عزت حاصل ہو۔ جو اسے پہلے وہاں حاصل تھی۔

فرمایا۔ اب اس فتنے نے ایک اور پلٹا کھایا ہے۔ اور وہ یہ کہ ہمارے خلاف منظم بائیکاٹ کی تحریک شروع کی گئی ہے۔ لیکن اس قسم کی چیزیں عارضی ہوتی ہیں۔ جو انشاء اللہ بہت جلد خود ہی ختم ہو جائیں گی۔ حقیقت یہ ہے کہ کام کا ارادہ کرنا اور چیز ہوتی ہے۔ اور کام کر لینا اور چیز ہوتی ہے۔

سراسر جھوٹے الزامات

اب آخری تدبیر کے طور پر ہمارے مخالفین نے سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگانے کی مہم شروع کی ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ ان لوگوں نے جھوٹ بولنے میں جتنا کمال حاصل کر لیا ہے۔ ہماری جماعت نے ابھی سچ بولنے میں اتنا کمال حاصل نہیں کیا۔ اگر سچ بولنے میں ہماری جماعت کمال حاصل کرے تو یہ جھوٹا پراپیگنڈا ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا۔

حضور نے فرمایا مثلاً پہلا الزام یہ لگایا گیا کہ ہم نے فرقان فورس کے ذریعے پاکستان کو سخت نقصان پہنچایا۔ مکمل فوجی وردیاں اور بہت سے ہتھیار اور گولہ بارود وغیرہ حاصل کر کے ربوہ میں لے آئے۔ یہ الزام لگاتے ہوئے فوجی وردیوں اور گولہ بارود کی جو تفصیل پیش کی گئی ہے۔ اول تو وہی اس الزام کی تردید کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ بیان کردہ مقدار کبھی ایک بٹالین کو مل ہی نہیں سکتی۔ دوسرے ہمارے پاس فوجی حکام کی باقاعدہ رسید موجود ہے۔ کہ فرقان فورس نے جو ہتھیار اور وردیاں وغیرہ حاصل کیں۔ وہ سب کی سب واپس دے دی گئیں۔ اور کوئی چیز بھی ان کے پاس باقی نہیں رہی۔ ایسے الزام لگانے والوں کو علم ہی نہیں۔ کہ فوج کا ایک خاص نظام ہوتا ہے۔ اس میں ہر چیز کا ریکارڈ اور حساب ہوتا ہے وہ کوئی احراریوں کا لیا ہوا چندہ نہیں ہوتا۔ کہ جس کے پاس آیا۔ اسی کی جیب میں چلا گیا۔

(۲) حکومت کا جو ملازم کسی الزام میں ملوث ہو۔ اسے احمدی مشہور کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس کا احمدیت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

(۳) کہا جاتا ہے کہ احمدی غیر احمدی لڑکوں کو بھگا کر ربوہ لے آتے ہیں۔ یہ الزام بھی صریحاً جھوٹ ہے۔ چنانچہ حال ہی میں جب ایک اسی قسم کا الزام لگایا گیا۔ تو پولیس نے اسکی تحقیقات کی۔ اور اس نے اسے بالکل بے بنیاد پایا۔

(۴) احمدیت سے برگشتہ ہونے کی خبریں مشہور کر دی جاتی ہیں۔ حالانکہ ان میں سے اکثر غلط ہوتی ہیں۔ چنانچہ جن لوگوں کے متعلق ایسی خبریں شائع کی گئیں۔ ان میں سے اکثر کو تو میں اس وقت بھی اپنے سامنے بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ بھلا ظلم و تشدد اور جبر کے ساتھ بھی سچائی کسی کے دل سے نکلا کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس فتنے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ثابت قدم رہی ہے۔ چند ایک کمزور لوگوں نے اگر تشدد اور ظلم سے ڈر کر کمزوری دکھائی بھی تو بہت جلد اپنی حرکت پر وہ نادم ہوئے۔ اور واپس آگئے۔ اور اس قسم کے کمزور لوگ تو ہر جماعت میں ہوتے ہی ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ہتک کون کرتا ہے

(۵) کہا جاتا ہے کہ ہم نے چونکہ پرانی کتابوں میں سے ایسے حوالوں کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور دیگر انبیاءؑ کی ہتک کی گئی ہے۔ لہٰذا ہم نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی توہین کی۔ حالانکہ اگر ہم نے صرف ان حوالوں کا ذکر کیا۔ اور وہ قابل ضبط ہے۔ تو وہ کتابیں کیوں نہیں قابل ضبط سمجھی جاتیں۔ جن میں یہ ہتک کی گئی ہے۔ کیا صرف اس لئے کہ وہ باتیں لکھنے والے وہ لوگ ہیں۔ جو مسلمانوں میں چوٹی کے عالم اور بزرگ سمجھے جاتے ہیں۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ آج بھی یہ کتابیں مسلمانوں کے دینی مدارس اور خود پنجاب یونیورسٹی کے نصاب میں شامل ہیں۔ مگر کوئی انہیں ضبط کرنے کا مطالبہ نہیں کرتا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ بے شک الفضل کا وہ پرچہ ضبط کر لو۔ جن میں ان کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ بشرطیکہ ان کتابوں کو بھی ضبط کرو تاکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی عزت قائم ہو۔

سات روزے رکھنے کی تحریک

اس فتنے کے ازالہ کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور نے اس سلسلہ میں ارشاد فرمایا۔ کہ احباب ۵۳ء کے شروع میں سات روزے رکھیں اور خاص طور پر دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ملک میں فتنہ پھیلانے والوں اور ہم پر ظلم کرنے والوں کو سمجھ دے۔ یا سزا دے اور ہمیں ان کے مظالم پر صبر کرنے کی توفیق دے۔ اور اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ یہ سات روزے جنوری سے شروع کئے جائیں۔ اور ہر سوموار کو رکھے جائیں۔ جنوری میں یہ روزے ۵، ۱۲، ۱۹ اور ۲۶ تاریخ کو آئیں گے۔ اور فروری میں ۲، ۹ اور ۱۶ تاریخ کو۔

اسلامی ممالک کو فلسطین کے متعلق کوئی عملی قدم اٹھانا چاہیئے

حضور نے عالم اسلام کے مسائل کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ مختلف ممالک میں مسلمانوں کے لئے بہت سی مشکلات پیدا ہو رہی ہیں۔ مثلاً ایران۔ مصر۔ انڈونیشیا عراق اور اردن کے سیاسی حالات میں نئی نئی تبدیلیاں اور الجھنیں پیدا ہو رہی ہیں۔ تیونس اور مراکو کے مسلمان آزادی کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ اسلامی ممالک کے مسلمانوں کی مدد ہم دعا اور احتجاج سے تو کرتے ہی رہتے ہیں۔ مگر ایک مسئلہ ایسا ہے۔ جس کے متعلق ہماری حکومت کو بھی ضرور کوئی عملی کارروائی کرنی چاہیئے۔ اور وہ ہے فلسطین میں یہودیوں کے اقتدار کا مسئلہ۔ یہود مسلمانوں کے شدید دشمن ہیں۔ اور انہوں نے ایک ایسے ملک میں اپنی حکومت قائم کر لی ہے۔ جو ہمارے مقدس ترین مقامات یعنی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے بہت قریب ہے۔ ان کے ارادے یقیناً بہت خطرناک ہیں۔ اس لئے ان کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں کو ضرور مجموعی طور پر کوئی قدم اٹھانا چاہیئے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر تمام اسلامی ملک اس خطرے کے ازالہ کے لئے اپنے اپنے بجٹ کا پانچ فی صدی بھی مخصوص کر دیں۔ تو ایک اتنی بڑی رقم جمع ہو سکتی ہے۔ جس سے ہم یہودیوں کی بڑھتی ہوئی شرارتوں کا خاطر خواہ سدباب کر سکتے ہیں۔ اس مسئلہ کی اہمیت کے متعلق میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی۔ اور اب پھر دلاتا ہوں۔ مگر افسوس کہ اب تک مسلمانوں نے اس خطرے کی اہمیت کو محسوس نہیں کیا۔ اسی طرح کشمیر کے علاقہ کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ موجودہ طریق سے یہ مسئلہ کس طرح حل ہو سکتا ہے۔ کشمیر کے متعلق پاکستان اور ہندوستان کی پوزیشن بالکل ایسی ہی ہے۔ جیسے ایک شخص کا روپیہ گر جائے۔ اور دوسرا اسے اٹھا کر اپنے قبضہ میں کر لے۔ جس کا روپیہ گرا ہے۔ اگر وہ محض صبر سے کام لیتا چلا جاتا ہے۔ تو ظاہر ہے۔ کہ اسے کبھی بھی روپیہ ملنے کی امید نہ کرنی چاہیئے۔ بہر حال دعا کرو۔ کہ اس مسئلہ کو حل کرنے کا بھی کوئی صحیح راستہ حکومت کو نظر آئے اور پھر اس راستے پر اسے عمل کرنے کی بھی توفیق ملے۔ کیونکہ کشمیر کے بغیر پاکستان ہرگز محفوظ نہیں ہے۔ یہ حکومت کا کام ہے۔ کہ وہ کوئی صحیح طریق اختیار کرے۔ مگر وہ جو بھی راستہ تجویز کرے۔ ہمیں اس پر عمل کرنے کے لئے ابھی سے تیار رہنا چاہیئے۔

بیرونی ممالک میں تعمیر مساجد کی اہمیت

فرمایا میں نے اس سال شوریٰ کے موقعہ پر بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک کی تھی۔ اور اس کے لئے ایسے طریق تجویز کئے تھے

(باقی صفحہ [illegible] پر)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲ر جنوری ۵۳ء

آفتاب اسلام طلوع ہو رہا ہے

روزنامہ "جنگ" کراچی میں بھیا شیخ احسان الحق کا ایک مضمون "سچے مسلمان اور اسلامی حکومت" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ لکھتے ہیں "آج کل ہمارے علمائے کرام کی طرف سے اس پر بڑا زور دیا جا رہا ہے۔ کہ پاکستانی حکومت کا دستور اساسی اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو۔ اور پاکستانی مسلمان سچے مسلمان بن جائیں۔ اس مادی اور سائینٹفک دور میں اگر پاکستانی حکومت کا سچی اسلامی حکومت اور پاکستانی مسلمانوں کا سچے مسلمان بننا ممکن ہے۔ تو اس سے بڑھ کر خوشی کسی ایسے انسانی ہمدرد کو اور کیا ہو سکتی ہے۔ جو موجودہ مادہ پرستی کی پیدا کردہ پریشانیوں بے اطمینانیوں۔ خود غرضیوں اور بے ایمانیوں سے تنگ آیا ہوا ہے۔ اور جس کی یہ دلی آرزو ہے۔ کہ کاش وہ زمانہ پھر آجائے۔ کہ انسان خدا پرستی و خلق نوازی کی ویسی ہی سیدھی سادھی مطمئن زندگی بسر کرنے لگے۔ جیسی کہ قرونِ اولیٰ کے مسلمان بسر کرتے تھے۔ مگر سوال یہ ہے کہ آیا نبی آخر الزماں صلعم یا زیادہ سے زیادہ آنحضرت صلعم کے بعض خلفاء کے بعد اسلامی تاریخ کا کوئی دورِ دیانت ایسا پیش نہیں کیا جا سکتا ہے۔ جس میں مسلمانوں نے بحیثیت مجموعی اپنے سچے مسلمان ہونے کا نمونہ دکھایا ہو یا کسی بعد کی اسلامی حکومت کی کوئی ایسی نظیر موجود ہے (سوائے برائے نام ایک آدھ کے) جس کو صحیح معنوں میں اسلامی حکومت کہا جا سکے؟ اور کیا خود پیغمبر اسلام علیہ السلام نے یہ نہیں فرما دیا ہے۔ کہ سب سے بہتر زمانہ میرا زمانہ ہے۔ پھر ان لوگوں کا جو میرے بعد ہوں گے۔ اور پھر ان سے بعد کے لوگوں کا۔ اور کیا احادیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ زمانہ نبوت کے بعد کے ساتھ ساتھ مسلمانوں کے ایمان میں بھی انحطاط ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ زمانہ آجائے گا (جو بعض پرانے بزرگوں کے خیال میں چودھویں صدی ہی کا زمانہ ہے) جبکہ رائی کے دانے کے برابر ایمان بھی مسلمانوں کے دلوں میں باقی نہیں رہے گا؟ تو کیا روز افزوں انحطاطِ ایمان کے بدیہی تاریخی شواہد اور صریحی پیغمبرانہ پیشینگوئیوں کی موجودگی میں ایسا ہو سکتا ہے کہ چودہویں صدی کے مسلمانوں کو پہلی صدی کے مسلمانوں کا سا سچا اور پکا مسلمان بنا دیا جائے۔ اور پاکستان کو ایک ایسی اسلامی حکومت کے سانچہ میں ڈھال دیا جائے جس کو صحیح معنوں میں اسلامی حکومت کہا جا سکے؟ میں مذہبی لحاظ سے بیحد ضعیف الایمان ہونے کے باوجود ان لوگوں میں سے ہوں۔ جو موجودہ مادہ پرستی کے خطرناک نتائج سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔ اور جن کی یہ دلی خواہش ہے۔ کہ مسلمان مسلمان بن جائیں اور خلقِ خدا کو عیال اللہ سمجھ کر سب انسانوں کے ساتھ اخوت محبت کا رشتہ قائم کرلیں۔ لیکن افسوس کہ جب اپنے جذبات کو مغلوب کر کے حقائق بینی کی نظر سے زمانہ کی رفتار اور وقت کے حالات کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ تو مجھے عقلاً اور نقلاً کوئی امید نہیں معلوم ہوتی۔ کہ آجکل مسلمان کبھی سچے مسلمان بن سکیں گے۔ اور آجکل کی کوئی حکومت سچی اسلامی حکومت کے سانچے میں ڈھل کر اور ساری دنیا سے الگ اپنا ایک نظام قائم کر کے زندہ و برقرار رہ سکے گی۔ میں اس دورِ فتن کو مذہبی اور لادینی کا درمیانی دور جس میں بے دین کے نہیں بلکہ بددین کے دور سے تعبیر کیا کرتا ہوں۔ اور میرا یہ دیرینہ خیال روز بروز پختہ ہوتا جا رہا ہے۔ کہ دینداری کا دور مسلمانوں ہی کے لئے نہیں بلکہ ساری دنیا کے انسانوں کے لئے ختم ہو رہا ہے۔ اب بے دینی کا دور تیزی سے دینداری کی جگہ لینے کے لئے بڑھ رہا ہے۔ اگر ہم بے دینی کے دور کو روکنے کی اپنے اندر کوئی برتی روحانی طاقت نہیں رکھتے اور یقیناً نہیں رکھتے۔ تو بہتر یہ ہے۔ کہ ہم درمیانی یعنی بددین کے دور سے نکل کر کھلم کھلا بے دین ہو جائیں۔ تاکہ اپنے نظامِ زندگی کو کسی ایمان و یقین کی بنیاد پر تو قائم کر سکیں"۔

اس پر ہفت روزہ ریاست دہلی کے ایڈیٹر نے مندرجہ ذیل حاشیہ آرائی فرمائی ہے:۔

"بھیا شیخ احسان الحق کے خیالات کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ سوال تو یہ ہے۔ کہ اگر اسلام کے معنی انسانی ہمدردی اور خدا کی تمام مخلوق کے ساتھ مساوات اور محبت کا سلوک ہے۔ پھر تو پاکستان میں اسلامی حکومت کی خواہش کا اظہار ٹھیک کیا جائے۔ اور اگر وہاں کے موجودہ دور کے مطابق خدا صرف مسلمانوں کا ہے۔ اور خدا اب رب العالمین کی جگہ صرف رب المسلمین ہو کر ہی رہ گیا ہے۔ تو پھر اس اسلام اور خدا دونوں کو کیوں جواب نہ دے دیا جائے۔ جنہوں نے کہ دنیا میں انسانیت کے لئے جگہ تنگ کر دی۔

پاکستان میں اگر وہ اسلامی حکومت قائم ہو سکتی ہے جو کہ تمام انسانوں کے لئے امن۔ اطمینان اور حفاظت کا باعث ہوگی۔ تو پھر وہاں اسلامی حکومت ضرور قائم ہونی چاہیئے۔ اور اگر وہاں کی اسلامی حکومت میں وہی کچھ ہونا ہے۔ جو وہاں ۱۹۴۷ء سے لے کر اب تک ہوا تو پھر بہتر ہے کہ وہاں اسلامی حکومت قائم نہ ہونے دی جائے۔ اس کے مقابلہ پر وہاں لادینی حکومت ہزار درجہ بہتر ہے۔ تاکہ خدا کو صرف ایک قوم کے لئے وقف نہ رہنے دیا جائے" (ریاست مورخہ ۲۹ر دسمبر ۵۲ء)

اس وقت ہمارے سامنے مسلمانوں اور اسلام کے متعلق ایک مسلمان اور ایک غیر مسلم کی آراء ہیں جہاں تک مسلمانوں کی موجودہ حالت کا تعلق ہے۔ دونوں آراء نہایت مایوس کن ہیں۔ جس زمانے میں کوئی انسان رہتا ہو۔ اسی زمانہ کے ماحول کے مطابق اندازہ لگا سکتا ہے۔ موجودہ مسلمانوں کی واقعی حالت ایسی ہے۔ کہ نہ صرف یہ آراء اس کا صحیح نقشہ پیش کرتی ہیں۔ بلکہ تمام مسلم علماء اور غیر مسلم جنہوں نے اس مسئلہ پر غور کیا ہے۔ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ کہ نہ صرف اسلام ہی اس زمانہ میں ایک فعال تحریک نہیں رہی ہے۔ بلکہ تمام مذاہب اس اثر اندازی سے مبرّا ہو چکے ہیں۔ جو مذہب کا خاصہ ہے۔ جس سے کسی مذہب کے پیرو اخلاق کی زندہ تصویر نظر آتے ہیں۔

اسکی ظاہری وجوہات اگر تلاش کی جائیں۔ تو وہ اقوام مغربی کی وہ مادی ترقیاں ہیں۔ جو بیسویں صدی میں انہوں نے حاصل کی ہیں۔ جب سے ان مادی ترقیوں کی ابتدا ہوئی ہے۔ اس وقت سے لیکر جوں جوں انسان ان ترقیوں کے میدان میں آگے بڑھتا گیا ہے۔ توں توں مذہب پر اس کا ایمان کمزور تر ہوتا چلا گیا ہے انسانی ذہن کے اس یکطرفہ ارتقاء کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ وہ ظاہر و موجود کا زیادہ سے زیادہ قائل ہوتا چلا گیا ہے اور ان روحانی قویٰ کا ادراک جو اس ظاہری دنیا کی پشت پر کام کر رہے ہیں۔ کم ہوتے ہوتے صفر کے درجہ پر پہنچ گیا ہے۔ آج کا انسان جو کچھ سوچتا ہے۔ وہ زیادہ تر مادی مفاد کے نقطۂ نظر سے سوچتا ہے۔

یہ درست ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ روحانی یا مابعد الطبعیاتی اثرات انسان کی فطرت سے بالکل دھوئے جا چکے ہیں۔ نہیں ایسا نہیں ہوا۔ جیسا کہ خود بھیا شیخ احسان الحق نے اقرار کیا ہے۔ کہ ایسے لوگ دنیا میں آج بھی موجود ہیں۔ جو موجودہ مادہ پرستی کے خطرناک نتائج سے تنگ آئے ہوئے ہیں۔ جن میں سے ایک وہ خود بھی ہیں۔ اس اقرار سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ دنیا مادہ پرستی کے غار میں ایسی گہرائیوں تک اتر چکی ہے۔ جہاں چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ مگر اس اندھیرے میں بھی روشنی کی ایک نہایت مدھم سی کرن نظر آ رہی ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا کو کم سے کم اتنا احساس باقی ہے۔ کہ کہیں نہ کہیں روشنی ضرور ہے۔ جو اس اندھیرے کو دور کر سکتی ہے۔

ہم یہاں اس مسئلہ کو اس نقطۂ نظر سے نہیں لے رہے۔ کہ آیا پاکستان میں حقیقی اسلامی حکومت جو انسانوں کے لئے امن۔ اطمینان اور حفاظت کی ضامن ہو قائم ہوتی ہے یا نہیں۔ بلکہ اس نقطۂ نظر سے لے رہے ہیں۔ جو شیخ احسان الحق نے فرمایا ہے کہ "میرا یہ دیرینہ خیال روز بروز پختہ ہوتا جا رہا ہے۔ کہ دینداری کا دور مسلمانوں کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کے انسانوں کے لئے ختم ہو رہا ہے"۔

حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ شیخ احسان الحق نے احادیث نبویؐ سے بتدریج اخلاقی انحطاط کی رفتار سے اسکی انتہا کا اندازہ لگایا ہے۔ تمام مذاہب عالم کے لٹریچر میں اس امر کی نشاندہی ملتی ہے۔ کہ دنیا پر جلد یا بدیر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جبکہ رائی کے دانے کے برابر ایمان بھی دنیا میں نہیں رہے گا۔ لیکن ساتھ ہی اسلام اور دوسرے مذاہب کے لٹریچر میں ہم کو یہ خوشخبری بھی ملتی ہے۔ کہ جب دنیا کی ایسی حالت ہو جائیگی۔ تو ایک انسان ایسا پیدا ہوگا۔ جس کو حدیث نبویؐ کے الفاظ میں یہ طاقت ہوگی۔ کہ اگر قرآن کریم ثریا پر بھی چڑھ گیا ہوگا۔ تو وہ پھر اس کو زمین پر اتار لائیگا۔ بدھ ازم۔ عیسائیت۔ پارسی دین۔ ہندو ازم۔ اسلام الغرض ہر مذہب کے لٹریچر میں یہ بشارت موجود ہے۔ یہ تو نقلی شہادت ہے۔ ویسے عقلاً بھی اصول ردِ عمل کے مطابق ایسے انسان کا پیدا ہونا لابدی ہے۔ جب تاریکی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ اور دنیا پر گہری سیاہی چھا جاتی ہے۔ تو یکدم مشرق کا سینہ چاک ہو جاتا ہے۔ اور روشنی کے تیز و تند ناوک تاریکیوں کے جسم کو چھلنی کرنے لگتے ہیں۔

پاکستان میں ایسی حکومت قائم ہوتی ہے یا نہیں جو کہ تمام انسانوں کے لئے امن۔ اطمینان اور حفاظت کا باعث ہوگی۔ اس کے متعلق ہم کچھ عرض نہیں کر سکتے: لیکن اتنا ضرور عرض کرتے ہیں۔ کہ ہمیں ان تاریکیوں سے جو اس وقت دنیا پر چھائی ہوئی ہیں۔ کوئی خوف نہیں ہے۔ اور نہ ہم مایوس ہیں۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پچھلی مقدس تحریروں کا ایک حصہ پورا ہو چکا ہے۔ مسلمان۔ عیسائی۔ ہندو۔ بدھ۔ پارسی الغرض ہر مذہب کا پیرو آج اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے۔ کہ ان قدیم مقدس تحریروں کا ایک حصہ پورا ہو چکا ہے۔ وہ زبانِ حال اور زبانِ قال دونوں سے اس کا اعتراف کر رہے ہیں۔ اس لئے ہمارا یقین ان مقدس تحریروں کے دوسرے حصہ پر بھی محکم سے محکم تر ہوتا جا رہا ہے۔ نہیں۔ ہمیں حق الیقین حاصل ہو گیا ہے۔ کیونکہ ہم نے اس آنے والے اس موعود اقوام عالم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ وہ آچکا ہے۔ ہم نے اس کو مان لیا ہے۔

اس لئے کہ

اس نے ہمیں اس مابعد الطبعیاتی قوت کا نظارہ بعینہٖ کرا دیا ہے۔ جو اس مادی دنیا کی پشت پر کام کر رہی ہے۔ اس نے ہمیں اس فعال لمایرید ہستی کو دکھا دیا ہے۔ جس کو دیکھے بغیر مادیات کا وہ سحر کارانہ اور طلسمی کارخانہ نہیں ٹوٹ سکتا۔ جس کو بے خدا دانشمندی نے تعمیر کیا ہے۔ جس کی بھول بھلیوں میں تمام دنیا آج حیران و پریشان و سرگرداں ہے۔ مادیات کی تاریکیاں بے شک بڑھ گئی ہیں۔ مگر ان تاریکیوں کو دھوئیں کے بادل بنا کر اڑانے والا نور بھی آپہنچا ہے۔ سپیدۂ سحر صاف دکھائی

(باقی صفحہ ۸ پر)

شذرات

کیا خواجہ صاحب نے دستخط کر دیئے؟

منٹگمری کے ایک صاحب جناح عوامی لیگ اور مرزائیت کے عنوان کے تحت اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:۔

"حال ہی کا ایک واقعہ ہے کہ جماعت اسلامی ضلع منٹگمری کا ایک وفد میاں عبدالحق .M. L. A جناح لیگی کی خدمت میں اسلامی دستور کا نو نکاتی پروگرام لے کر گیا اور دستخط کے لئے پیش کیا۔ جواب ملا کہ میں ان مطالبات سے متفق نہیں ہوں۔ اور ابھی تک میری جماعت نے بھی اس سلسلہ میں کوئی فیصلہ نہیں کیا لہٰذا میں ان مطالبات پر دستخط نہیں کر سکتا اب مقام غور ہے کہ پاکستان کے گوشے گوشے سے مرزائیت کے خلاف آواز بلند ہو رہی ہے۔ اور جناح عوامی لیگ نے ابھی تک فیصلہ نہیں کیا۔"

(زمیندار ۹ دسمبر ۱۹۵۲ء)

کیا ناظم الدین صاحب اور لیگ کے دوسرے بڑے بڑے لیڈروں نے اس پر دستخط کر دیئے ہیں کہ چوہدری عبدالحق صاحب کو ملزم قرار دیا جائے؟

ملکہ وکٹوریہ کے نام خطوط

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع میں ملکہ وکٹوریہ کے نام تحفہ قیصریہ (مرسلہ ۱۸۹۷ء) اور ستارہ قیصریہ (مرسلہ ۱۸۹۹ء) دو خطوط چھاپ کر بھجوائے۔ اور ان میں ملکہ کو اسلام کی طرف دعوت دی۔ اور قرآن کا پیغام پہنچایا۔

دین اسلام کی اس خدمت کو دیکھ کر حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں جیسے بزرگوں نے خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا۔

"مرزا صاحب کا سارا وقت خدائے عزوجل کی عبادت میں گزرتا ہے۔ اور اسلام اور دین کی حمایت پر ایسی کمر باندھی ہے۔ کہ دین محمدی کی دعوت ملکہ لنڈن کو بھی دی ہے۔ اور تمام سعی و کوشش ان کی اسی میں ہے۔ کہ یہ لوگ یعنی عیسائی عقیدہ تثلیث اور صلیب کو جو سراسر کفر ہے چھوڑ دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی توحید قبول کریں۔" (ترجمہ از اشارات فریدی صفحہ ۶۹ تا صفحہ ۷۲)

مگر اس کے برعکس تاریکی کے فرزند ستارہ قیصریہ کی مندرجہ ذیل عبارت پر ہرزہ سرائی کرتے۔ اور یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملکہ وکٹوریہ کے باعث دعوٰے نبوت کیا تھا۔

"اے ملکہ معظمہ تیرے وہ پاک ارادے ہیں۔ جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور نازل کیا۔ کیونکہ نور نور کو کھینچتا ہے۔ اور تاریکی تاریکی کو کھینچتی ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس عبارت میں صاف بتایا ہے۔ کہ میں جو اس زمانہ کا نور ہوں۔ خدا نے مجھے اس نورانی زمانہ میں نازل کیا ہے۔ اس صراحت کے باوجود معترضین کا اس سے یہ استنباط کرنا انتہا درجہ کی جسارت ہے:۔

حضور نے ستارہ قیصریہ میں اس فلسفہ نزول کی ایک اور مثال بھی دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"حضرت مسیح علیہ السلام کے وقت میں کیونکہ اس وقت کا قیصر روم ایک نیک نیت انسان تھا۔ اور نہیں چاہتا تھا کہ زمین پر ظلم ہو۔ تب آسمان کے خدا نے روشنی والا چاند ناصرہ کی زمین سے چڑھایا۔ یعنی عیسےٰ مسیح"

(ستارہ قیصریہ صفحہ ۱۷)

کوئی بتائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی نبوت و رسالت قیصر روم کی عطا کردہ تھی یا خدا کی؟

بغاوت کے پروگرام

احراری لیڈر قاضی احسان احمد شجاع آبادی حکومت اور عوام کی آنکھوں میں خاک جھونکنے کی ناپاک سعی کرتے ہوئے بار بار کہہ رہے ہیں۔

"ہمیں ناظم الدین۔ دولتانہ اور حسن محمود کی وزارتوں سے کد نہیں مگر ہمیں حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ان سب سے عزیز ہے۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے ذمہ داران حکومت نبوت سے بے اعتنائی کر کے اپنے خلاف بغاوت پر مجبور نہ کریں!"

آزاد (۷ دسمبر ۱۹۵۲ء) لکھتا ہے۔

"اگر مرزائیت کو ختم نہ کیا گیا۔ تو یہ ملک ہرگز ہرگز محفوظ نہیں رہ سکتا۔ جب تک ناظم الدین ہے مرزائیت کا استیصال ناممکن ہے۔ لہٰذا مرزائیت کے استیصال کے لئے ناظم الدین کو نکالنا ضروری ہے"

قاضی صاحب بتائیے کہ کیا واقعی افسران حکومت آپ کو بغاوت پر مجبور کر رہے ہیں۔ یا آپ پہلے سے ہی بغاوت اور دہشت پسندی کے پروگرام سوچے بیٹھے ہیں اور مناسب موقعہ کا انتظار کر رہے ہیں؟

استخوان فروش مولوی

آزاد لکھتا ہے۔

"نماز (اسلام) کے اخلاقی نظام کا ایک اہم ترین ستون ہے۔ لیکن اس کے پس منظر میں بھی کلر ٹیننگ کا تصور شریک ہے۔ زکوٰۃ حصول سلطنت سے پہلے تحریک اسلام کا جماعتی فنڈ تھا۔ لیکن جب ریاست قائم ہو گئی۔ تو وہی سرکاری خزانہ تھا۔ حج کو مسلمانوں کا بین الاقوامی اجتماع کہہ سکتے ہیں۔ یا ایک تحریک کے ہمنواؤں کا سالانہ اکٹھ۔ رہا روزوں کا سوال تو عرب کی آبادی اور غلہ میں عدم تعاون تھا۔ اور یہ ایک طرح سے غذائی بچت کی تحریک تھی۔ افا للہ

قیاس فرمایئے یہ ہے وہ معاشی تک بندی جس کو ہمارے کمیونسٹ تاریخ کی مادی توضیح سے تعبیر کرتے۔ اور تشریحات کے اس فن کو باقاعدہ سائنس کا درجہ دیتے ہیں۔ لیکن ان نوجوانوں کی گمراہی کا سبب بھی زیادہ تر استخوان فروش مولوی ہے۔ جو اپنی زنبیل سے نظام زر کی ہر اس بدلگامی کا جواز ڈھونڈتے اور تنخواہ پاتے ہیں۔ جس کے بدولت غربا کا خون نچڑتا اور امرا کی توند موٹی ہوتی ہے"۔

مسلمان یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ آزاد سب کچھ جانتے بوجھتے استخوان فروش مولویوں کو معاشرہ پر مسلط کرنے کی فکر میں کیوں سرگرداں ہے؟ کیا ختم نبوت کی آڑ میں غریبوں کا خون نچوڑنا جائز ہے؟

مسلمان کے لئے گولہ بارود

بھارت کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے پارلیمنٹ میں بتایا ہے۔ کہ پرجا پریشد نے مشرقی پنجاب اور دلی میں ہتھیاروں گولہ بارود اور کھانے پینے کے ذخائر قائم کر رکھے ہیں۔

لالہ لاجپت رائے لکھتے ہیں۔

"مسلمان اچھے تھے یا برے تھے ان میں ایک بات تو تھی۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے ہندوستان کو اپنا گھر بنا لیا۔ یہ ہندوؤں پر بھروسہ رکھتے تھے ان کو اعلےٰ ترین عہدوں پر مامور کرتے تھے کبھی قومی نفرت ان کی کارروائی کی محرک نہ تھی۔ مسلمان بادشاہ ہندوؤں کو ہر طرح سے مسلمانوں کے ہم مرتبہ سمجھتے تھے۔"

(بندے ماترم لاہور ۷ جولائی ۱۹۲۰ء)

ایک اور کٹر آریہ کہتے ہیں۔

"مسلمان بادشاہوں نے ہندوستانیوں کے جذبات اور اعتبارات کو غارت نہیں کیا۔ اور باوجود تلوار کے زعم کے منصف مزاجی اور رحم دلی سے حکومت کی۔ انہوں نے اپنے دوران حکومت میں ہندوؤں کو اعلےٰ سے اعلےٰ عہدے دیئے جہاں کہیں مسلمانوں نے سلطنت کی۔ انہوں نے اپنے ہندو بھائیوں کو گلے لگایا۔ انہوں نے یہ کبھی نہیں کیا کہ مسلمانوں سے ہی سب جگہیں پُر کر کے ہندوؤں کے حقوق پامال کر دیئے ہوں۔ یہی وجہ تھی کہ ملک میں کسی قسم کی بے چینی دکھاوا قحط وغیرہ نہ تھے۔" (بندے ماترم ۱۸ مئی ۱۹۲۱ء)

آہ! وہ مسلمان جس نے اپنے عہد حکومت میں:۔

- ہندو کو اپنے ہم مرتبہ سمجھا
- اعلےٰ سے اعلےٰ عہدوں پر فائز کیا
- اور اسے اپنا بھائی سمجھ کر اپنے گلے لگایا

آج اس کے ہزار سالہ احسانات کا بدلہ۔ رواداری محبت اور حسن سلوک کی شکل میں نہیں ہتھیاروں اور گولہ و بارود کی شکل میں دیا جا رہا ہے۔ اس پر قافیہ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ اور اس کے قتل عام کی تدبیریں سوچی جا رہی ہیں۔ اے ہمالہ اپنا منہ شرم سے چھپا لے اور اے گنگا جمنا اپنا رخ کسی اور سمت بدل لو۔ کہ تمہاری آغوش میں احسان فراموشی اور ظلم و بربریت کا ایسا بدترین نظارہ آسمان نے شائد پہلے کبھی نہیں دیکھا:

جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں مختلف اہم مسائل کے متعلق

علمائے سلسلہ کی بصیرت افروز تقاریر

کارروائی ۲۶ دسمبر ۱۹۵۲ء اجلاس اول

مرتبہ: شیخ محمد احمد پانی پتی

تقریر مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر کے بعد جناب مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر مبلغ سپین نے "سپین میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے بیان کیا کہ جب میں نے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کی تو میری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی۔ ملاقات میں حضور نے مجھ سے پوچھا کہ اگر خدانخواستہ مرکز میں ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ ہم خرچ نہیں بھیج سکتے تو اس وقت تم کیا کرو گے۔ ان دنوں حضور احباب جماعت کو توجہ دلا رہے تھے کہ جماعت کو محنت کی عادت ڈالنی چاہیئے اور کسی کام کو ذلیل نہیں سمجھنا چاہیئے۔ میں نے بعض پیشے حضور کو بتانے شروع کئے کہ مثلاً میں معماری کا کام شروع کر دونگا۔ کپڑے دھونا شروع کر دونگا۔ ٹوکری اٹھانی پڑی تو ٹوکری اٹھانے میں بھی کوئی باک نہ ہوگا۔ حضور نے فرمایا یہ سب ٹھیک ہے۔ لیکن اگر ان میں سے بھی کوئی کام نہ ملا تو کیا کرو گے اس وقت میرے ذہن میں یہ جواب آگیا کہ پھر میں فاقے کرونگا۔ حضور بہت خوش ہوئے اور آپ نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ ہزاروں لوگ ایسے ہوتے ہیں جو فاقوں کی وجہ سے مر جاتے ہیں گویا ان کی زندگی رائیگاں چلی جاتی ہے۔ لیکن اگر دین کی خدمت کرتے ہوئے کوئی شخص بھوکا مر جاتا ہے تو اس کی آخرت کی زندگی سدھر جاتی ہے۔

تبلیغ کے لئے روانگی

اس کے بعد ۱۹۴۵ء میں ہم نو آدمی مختلف ممالک میں تبلیغ کرنے کے لئے اکٹھے روانہ ہوئے۔ پہلے ہم انگلستان گئے اور کچھ دن وہاں رہ کر جہاں جس کو جانا تھا چلا گیا۔ حضور نے مجھے سپین کے لئے منتخب فرمایا ان دنوں سپین کے متعلق مشہور تھا کہ وہاں کی حکومت بڑی سخت حکومت ہے۔ میں نے حضور کو لکھا کہ یہ حالات ہیں وہاں کی حکومت تبلیغ کی شاید ہی اجازت دے۔ حضور نے جواب دیا کہ بہرحال تم کوشش کرو۔ جب ہم ویزا کے لئے سپینی قونصلخانہ میں گئے تو قونصل نے کہا کہ ہمارے ملک کے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہاں کی حکومت بڑی سخت حکومت ہے اور وہاں تحریر و تقریر کی بالکل اجازت نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ وہاں جائیں اور وہاں کے حالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

اسی سنہ میں خدا تعالیٰ نے یہ فضل کیا کہ وہ بغض و عناد جو سپین کے لوگوں کے دلوں میں اسلام کے متعلق بھرا ہوا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ دور ہونا شروع ہو گیا۔ جنگ عظیم ثانی سے پہلے سپین محوریوں کے ساتھ ملا ہوا تھا۔ اور اتحادی اس سے بہت خار کھاتے تھے۔ جنگ کے کچھ عرصہ بعد تک بھی یہ نفرت برقرار رہی اور انہوں نے اس کا بائیکاٹ کئے رکھا۔ لیکن آہستہ آہستہ سپین کے متعلق اتحادیوں کی پالیسی تبدیل ہونے لگی اور وہ اس سے تعلق قائم کرنے کی کوششیں کرنے لگے اور سپین نے بھی اپنے آپ کو موجودہ تقاضوں کے مطابق ڈھالنا شروع کیا۔

سپین میں داخلہ

جب ہم سپین گئے تو پہلے زبان کی مشکل تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم چھ ماہ کے اندر اندر اس قابل ہو گئے کہ دوسروں کی بات سمجھ لیں اور اپنی دوسروں کو سمجھا سکیں۔ سپین میں داخل ہوتے وقت پولیس نے ہم سے ہمارے آنے کی غرض پوچھی اور جب ان کو معلوم ہوا کہ ہم تبلیغ کے لئے آئے ہیں تو انہوں نے صاف صاف کہہ دیا کہ چونکہ ہمارا مذہب رومن کیتھولک ہے ہم کسی غیر مذہب کی اپنے ملک میں تبلیغ کی اجازت نہیں دے سکتے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اپنے فضل و کرم سے ہمارے لئے تبلیغ کا کوئی راستہ کھول دے

سپین والوں کا مذہبی تعصب

مکرم مولوی صاحب نے سپین کی گذشتہ تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سپین کی تاریخ اسلام سے ایک گہرا علاقہ رکھتی ہے۔ مسلمانوں نے یہاں آٹھ سو سال تک حکومت کی ہے اور ابھی تک اس کے تمدن و تہذیب میں اسلامی آثار پائے جاتے ہیں۔ جب عیسائیوں نے مسلمانوں کو یہاں سے نکالا تو اس کے بعد عیسائیوں نے ہر ممکن کوشش اس امر کی کی کہ اسلام اس ملک میں دوبارہ داخل نہ ہونے پائے

آج کل وہاں رومن کیتھولک مذہب پایا جاتا ہے۔ وہ لوگ اس قدر متعصب ہوتے ہیں کہ پروٹسٹنٹ مذہب والوں کو بھی اپنے مذہب کی اشاعت کی اجازت نہیں دیتے۔ ان کو وہ لوگ کافر سمجھتے ہیں گو دونوں فرقوں کی بائیبل ایک ہے۔ لیکن اس کے باوجود پروٹسٹنٹ فرقہ کے لوگوں کو اپنی بائیبل شائع کرنے کی اجازت نہیں۔ پروٹسٹنٹ کی تعداد وہاں صرف دس ہزار ہے اور یہ بھی اس وجہ سے کہ کچھ عرصہ تک وہاں ری پبلکن حکومت قائم رہی تھی۔ ۱۹۲۶ء میں خبر آئی تھی کہ ان کے کئی گرجوں کو توڑ دیا گیا۔

ایسے ملک میں مجھے خدا تعالیٰ نے کام کرنے کی توفیق دی۔ بے شک وہاں تبلیغ کی اجازت نہیں تھی لیکن چونکہ ہمیں حکم تھا کہ بلغ ما انزل الیک من ربک اسلئے خدا تعالیٰ نے ہمارے کام میں آسانی پیدا کرنے کے لئے وہاں ایک ایسی رو پیدا کر دی۔ جو ہمارے موافق تھی۔ آج سیاسی لحاظ سے اہل سپین مسلمانوں کی حمایت کے خواہاں ہیں۔ ان کا وزیر خارجہ پچھلے دنوں عرب ممالک کا دورہ کر کے گیا ہے۔ وہ خود محسوس کرتے ہیں کہ ہمارا اور مسلمانوں کا تمدن اور خون و نسل ایک ہے۔ اسلئے ہمیں مسلمانوں سے تعلقات بڑھانے چاہئیں

کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" کی اشاعت

اس حالت کا پیدا ہو جانا میرے لئے مفید ثابت ہوا۔ میں نے چند ایسے آدمیوں سے دوستی کر لی جنہوں نے میری مدد کی۔ میں نے ایک دوست کے ذریعہ کوشش کی کہ "اسلام کا اقتصادی نظام" شائع کرنے کی اجازت مل جائے۔ پہلے تو متعلقہ حکام نے کتاب میں جہاں جہاں اس قسم کے فقرے تھے کہ "اسلام عالمگیر مذہب ہے" کاٹنے پر اصرار کیا۔ لیکن میں یہ کس طرح کر سکتا تھا۔ آخر ایک سال کے بعد انہوں نے مجھے کہا کہ ہم تمہیں محض مسلمان ہونے کی وجہ سے کتاب کی اشاعت کی اجازت دیدیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے وہ کتاب شائع کر دی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد میرے لئے تبلیغ کی راہ میں آسانیاں پیدا ہو گئیں۔ میں نے وہ کتاب ملک میں سیاسی اور بڑے لوگوں کو بھجوا دی۔ اس کتاب کو پڑھ کر ان کے دلوں پر بہت اثر ہوا۔ اور میرے پاس فرانکو کیبنٹ کے ممبران تک کے خطوط آئے جن میں اس کتاب کی تعریف و توصیف کی گئی تھی

پریس سے تعلقات

خدا تعالیٰ نے وہاں کے پریس میں بھی متعارف ہونے کے سامان بہم پہنچائے۔ وہاں کے ایک اخبار "میڈرڈ" کے نامہ نگار کو جب معلوم ہوا کہ اسلام کا ایک مبلغ یہاں آیا ہوا ہے تو وہ مجھ سے ملنے آیا۔ اور میرا انٹرویو شائع کیا۔ یہ میرا پہلا انٹرویو تھا۔ اس نے اپنے اخبار میں لکھا۔ کہ جماعت احمدیہ کے مبلغ یورپ کے بڑے بڑے شہروں میں تبلیغ کر رہے ہیں اور اسلام کا پیغام امن دنیا کے لوگوں کو پہنچا رہے ہیں۔ درحقیقت اسی قسم کے پیغام سے ہی دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔ میرا تذکرہ بھی اس نے اچھے الفاظ میں کیا۔

اس مضمون کے نکلنے کے بعد لوگوں نے مجھ سے اسلام اور احمدیت کے متعلق معلومات حاصل کرنی شروع کیں۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل سے سپین کا شاید ہی کوئی مشہور شہر ایسا ہوگا۔ جہاں احمدیت کا پیغام نہ پہنچا ہو اور لوگ اسلام کے مبلغ کو نہ جانتے ہوں۔

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کی اشاعت کی کوشش

جب کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" چھپ چکی تو میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کو شائع کرنے کا ارادہ کیا لیکن کسی شخص کی شکایت پر حکومت نے اس کتاب کے شائع کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ مجھے تین سال اس کے لئے کوشش کرتے ہوئے ہو گیا ہے لیکن اب تک کامیابی نہیں ہوئی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ انشاء اللہ جلد ہی اس کی اجازت ملنے کی بھی کوئی صورت نکل آئے گی۔

سپین کی اہمیت احمدیت کے نقطۂ نظر سے

سپین کی اہمیت بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ سپین ایسا ملک ہے کہ اگر وہاں سے تبلیغ کی مشکلات دور ہو جائیں اور احمدیت کا چرچا شروع ہو جائے تو وہاں سے جنوبی امریکہ کے تمام ممالک میں اسلام کا پیغام پہنچنے لگے گا کیونکہ وہاں سپینی زبان بولی جاتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ جب کولمبس نے براعظم امریکہ کو دریافت کیا۔ تو جنوبی امریکہ کے علاقے سپینی لوگوں کے قبضہ میں آ گئے۔ اور انکا وہاں عرصہ دراز تک قبضہ رہا۔

سپین میں احمدیت کا بیج

خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کا جھنڈا وہاں گاڑ دیا گیا ہے تین سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے احمدی مبشرین کو اس بات کی توفیق دی کہ وہ وہاں اسلام کا جھنڈا گاڑیں۔ وہاں بارہ تیرہ آدمی اسلام لا چکے ہیں۔ وہ قرآن کریم پڑھنا سیکھ چکے ہیں۔ اور اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بیشک یہ تعداد تھوڑی ہے۔ لیکن ہمیں خدا تعالیٰ کے وعدوں پر پورا یقین ہے اور انشاء اللہ ایک دن ایسا آئیگا کہ وہاں کی زمین پورے طور پر اسلام کے نور سے جگمگا اٹھے گی۔

اسلام کے متعلق وہاں کے لوگوں کے تاثرات

وہ لوگ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ بیشک اسلامی تعلیم ہی سب تعلیمات سے بالا ہے۔ لیکن اس کے قبول کرنے میں ان کے لئے بعض روکیں ہیں۔ وہ لمبے عرصہ تک عیش و آرام اُٹھانے کی وجہ سے مادہ پرست ہو چکے ہیں۔ لیکن اسلام ہم سے قربانیاں چاہتا ہے۔ ان کے لئے پانچ وقت وضو کرنا۔ نماز پڑھنا اور اسی طرح دیگر اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا بہت مشکل ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ فضل کرے گا۔ اور ان میں سے سعید روحیں نکل نکل کر اسلام میں داخل ہوتی چلی جائیں گی۔ جو مصائب ان کو پیش آ رہے ہیں۔ اور جو آئندہ ان کو پیش آنے والے ہیں۔ ان کی وجہ سے ان کو قربانیوں کا کرنا بھی گوارا ہو جائیگا۔

مذہب کی محبت سپینی لوگوں کے دلوں میں

آپ نے بتلایا کہ میں یورپ کے باقی ملکوں میں بھی گیا ہوں۔ اور وہاں کے حالات کو بغور مطالعہ کیا ہے۔ میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ تمام یورپ میں سپین ہی ایسا ملک ہے۔ جس کے باشندے مذہب سے محبت رکھتے ہیں۔ دوسرے ممالک کے لوگ آزاد خیال ہیں۔ مذہب کی بات سننے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن سپین کے لوگ صبر سے مذہبی باتیں سننے کے لئے تیار ہیں۔ بیشک آج وہ غلط مذہب سے محبت رکھتے ہیں۔ لیکن ایک دن ایسا آئے گا۔ کہ وہ سچے مذہب اسلام سے محبت کرنے لگیں گے۔

تقریر مولوی عبد المالک صاحب

مکرم کرم الٰہی صاحب ظفر کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبد المالک صاحب نے "اسلام میں خلافت کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

خلیفہ کے اصطلاحی معنی

آپ نے بتایا کہ خلیفہ کا لفظ دو اصطلاحی معنوں میں استعمال ہوتا ہے (۱) انبیاء جن کے متعلق خدا تعالیٰ نے خلیفہ کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ (۲) وہ برگزیدہ وجود جس کو نبی کی وفات کے بعد مومن اس کے جانشین کے طور پر چنتے ہیں۔

خلافت کی اہمیت

(۱) **پہلی بات** جو خلافت کی اہمیت کو ظاہر کرتی ہے وہ یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے کہ وہ مومنوں کو خلافت کی نعمت عطا کرے گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ "وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم" الخ۔ چونکہ خلافت ایک موعودہ شے ہے۔ اور خدا نے بڑے زور سے اس کا وعدہ دیا ہے اس لئے اس کی اہمیت میں کوئی شبہ نہیں لیستخلفنھم کا لفظ اس اہمیت کو ظاہر کر رہا ہے۔

دوسرا امر جو خلافت کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ خلافت کے ذریعہ نور نبوت کو دنیا میں پھیلایا جاتا ہے نبی اپنا کام ختم کر کے دنیا سے چلا جاتا ہے۔ لیکن اس کے بعد ایسے وجودوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو اس کے مشن کی تکمیل کریں۔ اور جو نور نبی دنیا میں لایا تھا۔ اس کو اقصائے عالم تک پہنچائیں۔ ایسا وجود خلیفہ ہی ہوتا ہے۔ اگر خلافت کا وجود نہ ہو۔ تو نعوذ باللہ نبی کا کام ادھورا ہی رہ جائے۔ اور اس کی تکمیل نہ ہو سکے۔ اور نہ ہی وہ پیغام جو وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے لایا ہے تمام دنیا میں پھیل سکے۔

تیسرا امر جس سے خلافت کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ خلفاء کے ذریعہ دین کو تمکنت بخشی جاتی ہے۔ اسلامی خلافت میں خدا تعالیٰ نے یہ خاصیت رکھی ہے۔ کہ وہ دین کی تمکنت اور عزت کا موجب ہوتی ہے۔ جیسے فرمایا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضٰی لھم

چوتھا امر جس سے خلافت کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ نبی کی وفات کے بعد جب جماعت میں ایک زبردست زلزلہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جماعت میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ تو خلافت کے ذریعہ خدا تعالےٰ اس کو تھام لیتا ہے۔ اور اس کا خوف امن سے بدل جاتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔

پانچواں امر جس سے خلافت کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ اسلامی خلافت کے تحت خواہ کسی قوم اور کسی رنگ و نسل کا مسلمان ہو وہ یکساں طور پر اس پر اپنا حق رکھتی ہے۔ وہ عربی عجمی۔ گورے کالے۔ امیر۔ غریب کسی میں فرق نہیں کرتی۔ اسلامی خلیفہ سارے عالم اسلام کا خلیفہ ہوتا ہے۔ اور اس کی نظر میں سب لوگ برابر ہوتے ہیں۔

چھٹا امر جس سے خلافت کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے وہ یہ ہے کہ اسلامی خلافت وحدت فکری پیدا کرتی ہے۔ اس لئے یہ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اگر خلیفہ کا وجود نہ ہو تو لوگوں میں افتراق و انشقاق پیدا ہو جائے۔ اور لوگ گروہوں اور جماعتوں میں بٹ جائیں۔ اس طرح قوم میں کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ جو آخرکار ساری قوم کو لے ڈوبتی ہے۔ لیکن خلیفہ قوم کو ایک نقطہ اور ایک مرکز پر قائم رکھتا ہے۔ وہ ان کو موتیوں کی طرح ایک سلک میں منسلک رکھتا ہے۔ اور ان کا شیرازہ بکھرنے نہیں دیتا۔ اس طرح ۔۔ قوم کی طاقت میں ضعف پیدا نہیں ہوتا۔ اور وہ متفق و متحد رہتی ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں دنیا کے دوسرے نظاموں کا اسلامی خلافت سے مقابلہ کرتے ہوئے یہ بھی ثابت کیا۔ کہ نظام خلافت دنیا کے ہر دوسرے نظام سے برتر ہے۔ اور کسی حیثیت میں بھی کوئی دوسرا دنیاوی نظام اسلامی نظام خلافت کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مکرم مولوی عبد المالک صاحب کی تقریر کے بعد پہلے دن کے اجلاس اوّل کی کاروائی ختم ہوئی۔ یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ اس اجلاس کی صدارت مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر صوبہ پنجاب نے فرمائی۔

بیرونی ممالک میں مساجد کی تعمیر کیلئے چندہ کی تحریک

احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق مندرجہ ذیل طریق سے اس بابرکت تحریک میں حصّہ لیں

(۱) **ملازمین احباب** کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دیجائے۔ اسی طرح جب کوئی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو۔ تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مساجد فنڈ کے لئے دیا جائے۔

(۲) **زمیندار احباب**:۔ جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زائد زمین ہو۔ وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مساجد فنڈ میں چندہ دیں

(۳) **مزارع**:۔ جن کے پاس دس ایکڑ سے کم زراعت ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

(۴) **بڑے تاجران**:۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی۔ کمپنیوں والے کارخانوں والے وغیرہ وغیرہ ہر مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں ادا فرمائیں۔

چھوٹے تاجران:۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مساجد فنڈ میں دیں۔

(۵) **مستری**۔ لوہار۔ مزدور دوست ہر مہینہ کے پہلے دن کی مزدوری کا یا اور کوئی دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۶) **وکلاء**۔ ڈاکٹر۔ پیشہ ور صاحبان گذشتہ سال کی آمد معین کریں۔ اور پھر اس تعیین کے بعد اگلے سال انکی آمد میں جو زیادتی ہو اُسکا دسواں حصہ مساجد فنڈ میں ادا کر دیا کریں۔ علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی مساجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۷) **کنٹریکٹر صاحبان**:۔ ایک سال کے ٹھیکوں میں جو مجموعی منافع ہو۔ اس میں سے ایک فی صدی ادا فرمائیں۔

(۸) **مختلف خوشی کی تقاریب پر** مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر مکان کی تعمیر پر یا امتحان پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور دیجائے۔

نوٹ:۔ تمام رقوم محاسب صاحب کو اس ہدایت کے ساتھ بھیجی جائیں کہ مساجد بیرون کی مد میں جمع ہوں۔

وکیل المال تحریک جدید

موصی صاحبان توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل موصی صاحبان کی رقوم ان کے وصیت نمبر نہ ملنے کی وجہ سے بغیر اندراج کے پڑی ہوئی ہیں۔ لہٰذا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے وصیت نمبر سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ اور اگر کسی موصی کو ان کی وصیت نمبر یاد نہ ہو۔ تو پھر وہ کم از کم اپنی ولدیت مع سابقہ سکونت سے ہی اطلاع دیدیں۔ تاکہ ان کی ادا کردہ رقوم کا اندراج ان کے کھاتہ جات حصہ آمد میں کر دیا جائے۔ نیز اطلاع دیتے وقت مندرجہ کوپن نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔ کیونکہ بغیر کوپن نمبر و تاریخ کے کسی رقم کا تلاش کرنا مشکل ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ ضلع جھنگ)

نام	کوپن نمبر / تاریخ	رقم
عبدالعزیز صاحب علی پور ضلع مظفر گڑھ	۳۹۲ ۱۷/۷/۵۱	۴۰/-
نصر اللہ صاحب آنریری انسپکٹر بیت المال پرانی انارکلی لاہور	۱۳۵۳ ۲۱/۷/۵۱	۱۴۲/-
قاری عبد اللہ صاحب کوچی والہ پشاور شہر	۱۳۵۶ ۲۱/۷/۵۱	۱/-
مستری غلام حسین صاحب ملا کرم سیالکوٹ	۱۳۴۲ ۲۱/۷/۵۱	۷/-
اہلیہ چوہدری غلام رسول صاحب دنیا پور ملتان	۹۲۹ ۲۳/۷/۵۱	۱۲/۸
چوہدری عبد الحمید صاحب کراچی	۱۳۸۲ ۲۴/۷/۵۱	۷۰/-
محمد عمر صاحب "	"	۱۲/-
چوہدری عبد العزیز صاحب "	"	۲۵/۸
ڈاکٹر بشیر احمد صاحب لائلپور	۴۴۲ ۲۴/۷/۵۱	۶۰/-
مبشر احمد صاحب کسموں افریقہ	۳۰۰۴ ۲۴/۷/۵۱	۳۴/۳/۶
عبد الخالق صاحب "	"	۱/۱۳/۶
مستری صدر الدین صاحب ماڑی ملتان	۱۳۹۱ ۲۵/۷/۵۱	۱۸/-
سلطان محمود شاہ پور صدر	۴۵۹ ۲۵/۷/۵۱	۶/۹
ماسٹر اللہ داد خان صاحب ننکانہ شیخوپورہ	۱۴۰۳ ۲۵/۷/۵۱	۶/۴/-
سید محمد حسین شاہ صاحب فضل بھمبیر سندھ	۱۴۶۴ ۲۷/۷/۵۱	۸/۸
نور حسین ولیہ نو ڈیرو سندھ	۱۴۹۵ ۲۷/۷/۵۱	۹۸/۲/-
فضل احمد صاحب چک ۱۱۸ مراد بہاول پور	۱۵۰۰ ۲۷/۷/۵۱	۵۹/۱/۱
فضل احمد صاحب نیروبی افریقہ	۴۲۸ ۲۹/۷/۵۱	۲/۱۱/-
تانگہ فضل حسین صاحب راولپنڈی	۱۰۶۰ ۲۹/۷/۵۱	۴/-
دوست محمد صاحب شمس ملتان شہر	۱۵۴۵ ۳۰/۷/۵۱	۵/-
محترمہ سارہ بیگم صاحبہ		
صفیہ بیگم صاحبہ ملتان شہر	"	۵/-

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کسٹوڈین صاحب بہادر جہلم

نمبر مقدمہ 603 B سال ۱۹۵۲ء درخواست زیر دفعہ ۱۶/۱۸ آرڈی نینس ۱۵ سال ۱۹۴۹ء

منظور حسین دیانت حسین پسران محمد خان اقوام کشمیری ساکن دیدوال تحصیل چکوال — سائل

بنام۔ ملک راج ولد رام چند قوم کھتری ساکن دیدوال تحصیل چکوال ضلع جہلم — مسئول علیہ

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ مقدمہ عنوان بالا میں مسئول علیہ ملک راج بدوں بیتر تارک الوطن ہو گیا ہے۔ اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہو سکتی اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۷/۱/۵۳ بوقت ۸ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۲۳/۱۲/۵۲ بدستخط ہمارے و مہر عدالت جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

نارتھ ویسٹرن ریلوے
ٹینڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل افسر مندرجہ ذیل کاموں کے لئے سیلڈ نرخوں کے ٹینڈر ۱۰/۱/۵۳ کو دن کے ۲ بجے تک وصول کریں گے۔ جو کہ مقررہ فارم پر ہوں۔ جو ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اس دفتر سے مل سکیں گے۔ یہ ٹینڈر اسی تاریخ کو دن کے ۳ بجے بر سر عام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	کام کی لاگت کا تخمینہ	زر ضمانت جو کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے پے ماسٹر کے پاس جمع کرانا ہوگا۔
۱۔	مٹی کا کام۔ پلوں کی توسیع اور گیٹ لاج مہیا کرنا وغیرہ راہوالی سٹرا بورڈ فیکٹری کی زائد سائیڈنگ کے سلسلہ میں	۱۶۰۰۰/-	۵۰۰/- روپیہ

۲۔ مفصل کوائف اور شرائط دستخط کنندہ کے دفتر سے کسی بھی کام کے دن دیکھے جا سکتے ہیں۔

۳۔ ریلوے انتظامیہ کسی ٹینڈر یا کم از کم ٹینڈر کے منظور کرنے پر مجبور نہیں ہے۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

No 770 W/1/3W-A(X) D/23/12/52

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

(بقیہ ص تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

جن پر عمل کرکے ہر شخص بغیر کسی خاص بوجھ کے بڑی آسانی سے اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس تحریک پر پوری طرح عمل کیا جائے تو دو لاکھ روپیہ سالانہ بڑی آسانی سے ہم جمع کر سکتے ہیں۔ یاد رکھو کہ بیرونی ممالک میں جب تک ہم مساجد تعمیر نہ کریں گے وہاں پر تبلیغ اسلام کرنے میں ہمیں کامیابی نہیں ہوگی کیونکہ مسجد ایک بہترین مبلغ کا کام دیتی ہے۔ لوگوں کے قلعے توپوں اور بندوقوں سے آراستہ ہوتے ہیں اور انہی سے وہ ملک فتح کرتے ہیں۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قلعے مساجد ہوتے ہیں۔ جہاں سے اللہ اکبر کی آواز سے دلوں کو فتح کیا جاتا ہے وہاں سے رات دن اذان کی گولہ باری ہوتی ہے۔ جو کفر و ظلمت کی خندقوں کو پاٹ کر دلوں کو دلوں سے ملا دیتی ہے۔ دنیوی قلعوں سے لوگ خوف کھاتے ہیں۔ دنیا کی بڑی سے بڑی حکومت بھی دوسری حکومت کو اپنے ملک میں ... قلعہ تعمیر کرنے کی اجازت نہیں دیتی مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قلعہ ایسا ہے جو ہم ہر ملک اور ہر علاقہ میں آسانی سے تعمیر کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح اسلام کی اشاعت کا سامان پیدا کر سکتے ہیں۔ اگر ہم ایسا نہ کریں تو یہ ہماری کوتاہی ہوگی۔

پس میں ایک دفعہ پھر جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ بیرونی ممالک میں تعمیر مساجد کی اہمیت کو سمجھے اور اس فنڈ میں مقررہ طریق کے مطابق بڑھ چڑھ کر حصہ لے تاکہ ہم جلد سے جلد دنیا کے ہر ملک میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے قلعے تعمیر کر سکیں۔

چندہ تحریک جدید

چندہ تحریک جدید کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا یہ ایک جہاد ہے اسلئے ہر احمدی کو اس میں حصہ لینا چاہیئے تم کوشش کرو کہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے جو اس میں حصہ نہ لے رہا ہو۔ اب یہ ضروری نہیں رہا کہ ہر سال اپنے چندہ میں اضافہ ہی کیا جائے اگر تمہاری آمدنی میں کمی واقع ہو گئی ہے تو بے شک چندے میں کمی کر دو۔ لیکن حصہ لینے سے محروم نہ رہو۔

صدر انجمن احمدیہ کی مالی حالت

فرمایا صدر انجمن احمدیہ کی مالی حالت آج کل اس حد تک کمزور ہے۔ کہ ماہوار تنخواہیں کارکنوں کو قرض لے کر دی جا رہی ہیں۔ گو اس میں انجمن کا اپنا بھی قصور ہے۔ مگر بہرحال دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اسکی مالی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ اور اس کا طریق یہ ہے کہ تمام دوست اپنا چندہ پوری باقاعدگی کے ساتھ ادا کریں اور جو لوگ چندہ نہیں دیتے ان سے وصول کریں۔ ابھی جماعتوں میں ایک خاصی تعداد ایسے افراد کی موجود ہے۔ جو نادہند ہے۔ اگر ان کو توجہ دلائی جائے۔ اور ان سے چندہ وصول کیا جائے تو یقیناً ہمارے چندے میں بہت اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور انجمن کی مالی حالت مضبوط ہو سکتی ہے۔

اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی ضرورت

آخر میں فرمایا۔ ملک کی اقتصادی حالت کا بھی چندے سے گہرا تعلق ہے۔ اگر اقتصادی حالات بہتر ہوں تو یقیناً چندوں میں زیادتی ہو جاتی ہے۔ میں نے اس دفعہ شوریٰ پر یہ نصیحت کی تھی کہ اپنی اقتصادی حالت کو درست کرنے کے لئے احمدی تاجروں زمینداروں اور پیشہ وروں کی الگ الگ تنظیم ہونی چاہیئے اور ان کے وقتاً فوقتاً اجلاس ہونے چاہئیں تاکہ وہ مل کر اپنی مشکلات پر غور کر سکیں۔ اور میں بھی انہیں ایسے طریق بتا سکوں۔ جن سے وہ اپنی حالت کو بہتر بنا سکیں۔ اس وقت تک تو اس تجویز پر عمل نہیں ہو سکا مگر آئندہ سال ضرور اس پر عمل ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اقتصادی حالت کی مضبوطی کا ہمارے چندوں اور ہماری تبلیغ سے گہرا تعلق ہے۔ آپ لوگوں کا فرض ہے کہ جب یہ اجلاس بلائے جائیں۔ تو اپنے اچھے سے اچھے نمائندے اس میں بھیجیں۔ تاکہ آپ کی اقتصادی حالت درست ہو سکے۔

ساڑھے پانچ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر ختم فرمائی۔

بقیہ ص۳ لیڈر

رہا ہے۔ آفتاب اسلام طلوع ہو رہا ہے اسلئے ہمیں مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے ہم نہیں جانتے کہ پاکستان میں ایسی اسلامی حکومت قائم ہوگی یا نہیں۔ جو کہ تمام انسانوں کے لئے امن اطمینان اور حفاظت کا باعث ہوگی مگر ہم اتنا جانتے ہیں کہ ہمارے دل میں وہ حکومت قائم ہو چکی ہے جو تمام انسانوں کے لئے امن اطمینان اور حفاظت کا باعث ہونے والی ہے۔ اور ہم اپنے جسم اور روح کا پورا زور لگا دیں گے کہ ایسی حکومت کو تمام انسانوں کے دلوں میں قائم کر دیں۔ جو تمام انسانوں کے لئے امن اطمینان اور

امریکہ نے ایران کو دو کروڑ پونڈ کی پیشکش کی ہے؟

لندن یکم جنوری۔ نیم سرکاری ایرانی اخبار "مختار امروز" میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ امریکی سفیر مسٹر لوائے ہینڈرسن نے وزیر اعظم مصدق کو اینگلو ایرانی تیل کے جھگڑے کو حل کرنے کے سلسلے میں ۲۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی رقم کی پیشکش کی ہے۔ جسے ڈالروں میں تبدیل کیا جا سکتا ہے مگر لندن کے باوثوق حلقوں نے اس خبر کو غلط قرار دیا ہے۔

لندن میں دفتر خارجہ کو اس گفت و شنید کی مکمل رپورٹ موصول ہو چکی ہے۔ جو مسٹر ہینڈرسن اور ڈاکٹر مصدق کے درمیان ہوئی ہے۔ اس بات چیت میں تیل کے مسئلہ کو بھی حل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر ارباب اختیار نے یہ بتانے سے انکار کر دیا ہے۔ کہ آیا سمجھوتے کے امکانات بہتر ہوئے ہیں کہ نہیں (اسٹار)

اسلامی اقتصادی کانفرنس کا آئندہ اجلاس قاہرہ میں ہوگا

دمشق یکم جنوری۔ اسلامی اقتصادی کانفرنس کا آئندہ سیشن قاہرہ میں منعقد کئے جانے کا امکان ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے دمشق کے روزنامہ "الزمان" نے لکھا ہے کہ یہ تجویز بہت اچھی ہے اور ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ مگر موجودہ حالات کے تحت یہ امر نہایت ضروری ہے کہ ایسی وسیع سکیم میں حصہ لینے سے قبل عربوں کے باہمی اقتصادی اتحاد و تعاون کو مقدم رکھا جائے۔ اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ دنیائے عرب قدرتی طور پر ایک متحد علاقہ ہے مگر سامراجیت کے ہاتھوں نے اسکو الگ الگ کرکے رکھ دیا تھا۔ دنیائے عرب میں عام طور معیار زندگی کو بلند کرنے کا پہلا قدم یہ ہے کہ ہمارے درمیان مصنوعی سرحدوں کو ختم کرکے ایک سودمند اتحاد عمل میں لایا جائے۔

معلوم ہوا ہے کہ اسلامی اقتصادی کانفرنس کے اجلاس کی تاریخ کا تعین عرب ملکوں کے وزرائے اقتصادیات کے اس اجلاس کے بعد ہوگا۔ جو عربوں کے اتحاد کے مقصد سے آئندہ ماہ فروری میں عربوں کی اقتصادی پالیسی میں مطابقت اور یکسانیت پیدا کرنے کے لئے قاہرہ کے مقام پر منعقد ہونے والا ہے۔ (اسٹار)

بھارتی مہمانوں کو شراب نہیں دیا جایا کرے گی

نئی دہلی یکم جنوری۔ آئندہ بھارتی سفارتی شعبوں کی طرف سے جو دعوتیں دی جایا کریں گی۔ ان میں کسی قسم کی شراب مہیا نہیں کی جائے گی۔

سفارت خانوں کے ارباب اختیار کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ سرکاری دعوتوں اور بھارت کے قومی تہواروں کے موقع پر مہمانوں کو شراب وغیرہ ہرگز پیش نہ کی جائے

سرکاری عہدیداروں کی طرف سے دی جانیوالی نجی پارٹیوں پر یہ حکم اثر انداز نہیں ہوگا (اسٹار)

شام کی طرف سے خواجہ ناظم الدین کو خراج تحسین

دمشق یکم جنوری۔ پاکستان کے وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین حال ہی میں لندن سے کراچی جاتے ہوئے جب دمشق میں سے گذرے تو شامی اخبارات نے ان کی آمد کو بہت اہمیت دی۔ انہوں نے لکھا کہ خواجہ صاحب پاکستان کی جدوجہد آزادی کے ممتاز راہنماؤں میں سے ایک ہیں

اخباروں نے لکھا ہے۔ کہ مسٹر لیاقت علی کے قتل کے بعد خواجہ ناظم الدین نے گورنر جنرل کا عہدہ چھوڑ کر وزارت عظمیٰ کی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ تاکہ مذکورہ تینوں راہنماؤں کے منصوبوں کے مطابق پاکستان کی ترقی جاری رہے۔

ایک اخبار نے لکھا ہے کہ خواجہ ناظم الدین نے اپنے کاموں سے اپنے حقیقی مومن ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ہم پاکستانی لیڈروں کی آمد خیر مقدم کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ اس سے گہرے روابط کا ایک نیا دور شروع ہو جائے گا۔ اور دونوں